رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ | اتوار ۱۳ شعبان المعظم ۱۴۰۲ ہجری ۶ احسان ۱۳۶۱ ہش ۶ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۲۴

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۶ احسان / جون ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بلڈ پریشر میں اضافے اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کامل عطا کرے اور فضلوں رحمتوں اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے ۔ آمین!

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع:

حضور کے دل اور سانس کی حالت تسلی بخش ہے الحمد للہ

بخار اتر چکا ہے ○ خون میں شکر کی مقدار تقریباً معمول پر آچکی ہے

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی اسلام آباد سے مرسلہ رپورٹیں:

ربوہ ۶ احسان / جون ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں اسلام آباد سے آج صبح ساڑھے آٹھ بجے بذریعہ ٹیلی فون موصول ہونے والی محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:۔

"رات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت گزری ۔ کچھ نیند بھی آگئی ۔ اور بے چینی بھی کم رہی ۔ بخار اتر چکا ہے دل اور سانس کی حالت تسلی بخش ہے ۔ الحمد للہ!"

اس سے قبل کل رات یعنی ۵ جون ۱۹۸۲ء کی آٹھ بجے موصول ہونے والی ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی اطلاع مندرجہ ذیل ہے:۔

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتری کی طرف مائل ہے ۔ بخار نارمل رہا ۔ خون میں شکر کی مقدار تقریباً معمول پر آچکی ہے ۔ دل کی حالت بہتر ہے ۔ آج دن میں دو دفعہ ڈاکٹر جینکنز (Jenkins) اور دوسرے ڈاکٹروں نے حضور کا معائنہ کیا اور موجودہ کیفیت پر تسلی کا اظہار کیا لیکن ابھی چند روز تک دل کی طرف سے تشویش رہے گی۔"

احباب کرام پوری توجہ، دلسوزی اور عاجزی و زاری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکے رہیں ۔ اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل کرے ۔ ہماری پریشانیاں دور کرے ۔ ہماری جان سے زیادہ پیارے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو محض اپنے خاص الخاص فضل سے مکمل شفایابی عطا کرے ۔ حضور کو ہر دکھ تکلیف اور مصیبت سے محفوظ رکھے اور آپ کا بابرکت اور مقدس سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے!

(آمین)

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی رکن ادارہ الفضل کی صاحبزادی عزیزہ مسرت انور صاحبہ اہلیہ عزیز مکرم سید انور حسین صاحب مقیم پٹس برگ کیلیفورنیا امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ مئی کو ایک بچے سے نوازا ہے ۔ بچے کا نام اظہر محمود تجویز کیا گیا ہے ۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بچے کو نیک صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و تندرستی اور خوشحالی والی لمبی زندگی عطا کرے آمین۔

(۱) مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج امریکہ مشن گردہ میں انفکشن اور پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ احباب سے ان کی جلد صحت اور تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) گھانا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ڈاکٹر طارق احمد صاحب کو مورخہ ۱۸ مئی کو کار کا ایک حادثہ پیش آگیا ۔ آپ ہسپتال میں داخل ہیں ۔ اب حالت خطرہ سے باہر ہے ۔ احباب سے شفائے کامل و عاجل کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وکیل التبشیر)

احمدی میڈیکل سٹوڈنٹس متوجہ ہوں ۔

جن احمدی طلباء کو امسال قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں داخلہ ملا ہو ان سے گزارش ہے کہ وہ کالج آتے ہی درج ذیل پتہ پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں ۔ تاکہ داخلہ فیس اور documents کے متعلق ان کے مسائل حل کئے جاسکیں۔

شاہ محمد جاوید فورتھ ایر ایم۔بی۔بی۔ایس نائب صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن بہاولپور۔
۱۳۷ فیصل ہال ۔ قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور

ضروری اعلان

احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت سے متعلق تازہ اطلاع وقتاً فوقتاً دے دی جایا کرے گی ۔ اس لئے احباب خود فون نہ کریں ۔ اگر ایمرجنسی میں کسی کو فون کرنا پڑے تو اسلام آباد فون نمبر ۲۸۷۹۷ پر کیا جائے اس کے علاوہ کسی اور نمبر پر فون نہ کیا جائے

(پرائیویٹ سکرٹری از اسلام آباد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ر شعبان ۱۴۰۲ھ

۶ر جون ۱۳۶۱ ہش

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبریں مسلسل احباب تک پہنچ رہی ہیں۔ الفضل کے عام شماروں کے علاوہ اسی غرض سے خاص ضمیمے بھی شائع کئے جا رہے ہیں تاکہ احباب کو ان کے پیارے آقا کی صحت کے بارے میں ہر تازہ ترین خبر جلد سے جلد پہنچتی رہے اور وہ اسی کے مطابق زیادہ سے زیادہ دعاؤں میں لگے رہیں۔

اس وقت تک کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کی دعاؤں اور التجاؤں کی پذیرائی بخش رہا ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

اسی صورت حال کے پیش نظر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے احباب کو دعاؤں۔ صدقات اور نوافل کے لئے بطور خاص تحریک کی گئی ہے اور الحمد للہ کہ جہاں تک ہماری معلومات ہیں۔ جماعتیں اور افراد اپنے پیارے امام کے لئے دردمندانہ دعائیں بھی کر رہے ہیں۔ اجتماعی نوافل اور تہجد کی نمازیں بھی ہو رہی ہیں اور صدقات بھی دیئے جا رہے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ کہ ہمارا خدا مجیب الدعوات اور شافی اور کافی ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور اس اعتماد کے ساتھ کہ ہمارا اصل سہارا اور حقیقی ہتھیار تو ہماری وہ دعائیں اور التجائیں ہی ہیں جو اپنے خدا کے سامنے آنسوؤں اور آہوں کے ساتھ ہم پیش کر رہے ہوتے ہیں۔

جیسا کہ ہم اپنی ایک گزشتہ اشاعت میں "دعائے خاص کی تحریک" کے عنوان سے اپنی کالموں میں یہ گزارش کر چکے ہیں۔ ہماری محبت اور ہمارے ایمان اور ہمارے عہد بیعت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم خلوص دل کے ساتھ اپنے آقا سے اپنی ارادت اور اپنے پیار کے تعلق کی اہمیت کو سمجھیں اور ہمیشہ اس کی خیریت اور عافیت کے خواہاں اور اس کی خدمت اور اس کے ارشادات کی تعمیل کے لئے کوشاں رہیں۔ ان ایام میں جب کہ حضور کی علالت ایک رنگ میں تشویش کی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم اپنی تمام تر دعاؤں اور آرزوؤں اور التجاؤں میں حضور کی صحت و سلامتی اور شفایابی کو مقدم رکھیں۔

ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانتی ہے کہ امام کے وجود سے ہی ساری برکتیں ہیں۔ وہی ایک ڈھال ہے جس کے پیچھے ہو کر ہم ہر نوع کی آفات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں اور اپنے فرائض دینیہ کو بھی صحیح طور پر ادا کر سکتے ہیں۔ اسی کے وجود کے ذریعہ اور اسی کی راہ نمائی میں جماعت بڑھتی اور پھولتی اور مضبوط اور مستحکم ہوتی ہے۔ اسے تمکنت اور سطوت نصیب ہوتی ہے۔ اسی کے ذریعہ ہمارے خوف امن میں تبدیل ہوتے ہیں اور اسی کے ذریعہ ہم عبادات خداوندی خدائی منشاء کے مطابق ادا کر سکتے ہیں۔ اسی کا وجود ہمارے ایمان اور عمل صالح کی علامت اور نشانی بنتا ہے۔ اور اس سے ہلکی سی روگردانی بھی نعوذ باللہ فسق کا پیدا نما دھبہ بن کر ہمارے دامن کو داغدار کر سکتا ہے۔

امام کا وجود بمنزلہ ایک دل کے ہے اس کی زندگی سے ہی جماعت کی زندگی اور اس کی حرکت سے ہی جماعت میں حرکت اور بیداری ہوتی ہے۔ وہ ہمارے لئے انوار الٰہیہ کے انعکاس کا سبب اور افضال خداوندی کے جذب کرنے کا ذریعہ اور موجب ہے۔

پھر جس انداز سے وہ ہمارے لئے شفقت، محبت اور عنایات کا اظہار فرماتا ہے۔ اور ہمارے دکھ کو اپنا دکھ اور ہماری تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کرتا ہے اور ہماری خوشیوں سے اس کو خوشی ملتی ہے۔ ایسی مثال سوائے انبیاء اور ان کے نائبین کے اور کسی انسانی وجود میں نہیں مل سکتی۔

کوئی باپ ایسا نہیں جو اس سے بڑھ کر اپنے بچوں سے محبت کرنے والا ہو۔ کوئی ماں ایسی نہیں جس کی ممتا اس کی شفقت کا مقابلہ کر سکتی ہو۔ کوئی بھائی اور دوست اور اولاد ایسی نہیں جو اس کی محبت سے زیادہ محبت کرنے کا دعویٰ بھی کر سکتا ہو۔ وہ اپنی پنج وقتہ نمازوں میں خدا کے آگے جھکتا ہے تو ہمارے لئے۔ وہ رات کی تنہائیوں میں خدا کے آگے اپنی جھولی پھیلاتا ہے تو ہماری بہتری کے لئے۔ وہ دن کی وسعتوں میں ہمہ تن مصروف رہتا ہے تو سراسر ہماری ہی فلاح کے لئے۔

پس جو وجود ہمارے لئے اس قدر محبوب اور اس قدر عزیز اور اس قدر اہم اور اس قدر مفید ہے۔ آج جب وہ علیل ہے تو بدرجہ اولیٰ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم محض اس کی صحت و سلامتی کی بھیک مانگنے کے لئے اپنے خدا کے حضور بار بار جھکیں۔ اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیں۔ تا اس کا فضل ہمارے شامل حال ہو اور ہماری متضرعانہ دعاؤں کو سنکر ہمارا شافی خدا ہمارے امام کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نواز دے آمین

اس کا ہی واسطہ

ذرّہ ذرّہ میں زندگی کا جہاں
لفظِ کُن کے وجود میں پنہاں

رُوح اس میں مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ہے
ورنہ یہ جسم کائنات کہاں

میرے خالق یہ تیری قدرت ہی
ضبطِ کون و مکاں کی ہے نگراں

دل کے عقدوں کا رازداں تُو ہی
حرکتِ نبض میں ہے تیرا نشاں

میرے پیارے اِمام کے دِل کو
کر عطا اپنی رحمتوں کی اَماں

ہو شفایاب ہر نفس اس کا
جس کا ہر سانس حمد کا عنواں

اس کا ہی واسطہ نصیرؔ اُسے
جس کے سینہ میں بس گیا قرآں

(شیخ نصیر الدین احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ۔ ذکر الٰہی

اللہ تعالیٰ کا ذکرِ کثیر کرو ۔ کہ وہی ذات حمد و ستائش کی مستحق ہے

از مکرم مرزا غلام رسول صاحب
اعوان ۔ ڈیرہ غازیخان

انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کا قرب حاصل کرنا ہے یہ تعلق اس وقت قائم ہوتا ہے جب بندہ اپنے مالک اور خالق کو بکثرت یاد کرے۔ اور اسے پکارتا رہے ۔ لیکن جو آدمی خدا کی یاد سے غافل ہے اور اپنے رب سے ملنے کی آرزو نہیں رکھتا ۔ اس کا رب بھی اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ وہ غنی ہے اس نے فرمایا

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (قرآن)

کہ اگر تم دعا نہیں کرو گے اور اپنی حاجات اس سے بیان نہیں کرو گے تو تمہارے رب کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں وہ بے نیاز ہے ۔

اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی دعا نہیں کرتا اور اپنی حاجات اس سے طلب نہیں کرتا اس کا رب بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے ۔ غرض دعا اور اس کی یاد انسانی فطرت کی پکار ہے اور یہی ایک ذریعہ اس سے ملنے کا ہے اور ایک مقام پر فرمایا کہ میرا ذکر کثیر کرو ۔ تاکہ تم فلاح پاؤ

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (القرآن)

کثیر کا لفظ کہہ کر انسانی حد بست سے آزاد کر دیا ۔

یہ حقیقت ہے کہ انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی جستجو اور تلاش پائی جاتی ہے اور اس جذبہ کو انسان ذکر الٰہی سے ترقی دیتا ہے اور اس سے قربِ خداوندی کی منازل طے کرتا ہے ۔ پھر اسکی رحمت راہنمائی کرتی ہے ۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (القرآن)

فرمایا ۔ کہ جو لوگ ہماری ملاقات کی کوشش میں لگے رہتے ہیں ۔ ہم ان کو اپنی طرف پہنچنے کا راستہ دکھا دیتے ہیں یعنی اگر دل میں سچی تڑپ ہو اور اللہ تعالیٰ سے ملنے کی آرزو ہو ۔ تو اسکی رحمت راہنمائی کے لئے ہر وقت حاضر ہے ۔ کسی نے صحیح کہا ہے ۔ ؎

طلب میں تری جو ہوئی جادہ پیما
ملا ہے پتہ ان کو ہر گام تیرا

اس عالم ہست و بود کی ہر ایک چیز بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اسکی نشاندہی کر رہا ہے اور اسکی تسبیح میں مصروف ہے ۔ لاکھوں کروڑوں ۔ ابرار و اخیار اور سالکین نے خدا تعالیٰ کو پایا اور اس کی محبت میں فنا ہوئے ۔ اگر محبت کا خمیر انسان کی مٹی میں نہ ہوتا تو صلحاء کا گروہ کب اس کی تلاش کرتا اور کیوں مصائب اٹھاتا حضرت اقدس نے سچ فرمایا ہے ؎

تُو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

عام مقولہ ہے کہ من احب شیئاً اکثر ذکرہ ۔ یعنی جس چیز سے انسان کو محبت ہو وہ اس کا اکثر ذکر کرتا رہتا ہے ۔ اگر اللہ تعالیٰ سے محبت ہو تو اس کا ذکر بار بار زبان پر آئیگا اور اسکی یاد بھی دل میں رہے گی ۔ اور اگر نہ زبان پر ذکر ہو اور نہ دل میں یاد آوے تو تعلق کی نہیں بے تعلقی کی نشانی ہے اور جب انسان کا رشتہ خدا تعالیٰ سے ٹوٹ جائے تو شیطان اس سے رشتہ استوار کر لیتا ہے ۔ کیونکہ وہ اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان خدا کی رسی کو چھوڑ دے

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ (قرآن)

میں اسی کی طرف اشارہ ہے ۔ اور جب کسی کا ساتھی شیطان ہو جائے ۔ تو اس کی ہلاکت میں کون شک کر سکتا ہے ۔ مولانا روم نے مثنوی میں ایک حکایت لکھی ہے کہ

"ایک شخص رات کو اللہ اللہ کرتا رہتا تھا تاکہ اس کے ہونٹ یاد خدا سے تر رہیں ۔ شیطان نے دیکھا اور اُسے کہا ۔ ارے بیوقوف چپ کر کب تک یہ بکواس کرتا رہے گا ۔ تو نے جو اللہ اللہ کی رٹ لگائی ہے کبھی ادھر سے جواب بھی پایا ہے ۔ جب وہاں کوئی شنوائی نہیں ہوتی تو اس رونی صورت سے کب تک اللہ اللہ پکارتا رہے گا ۔ وہ شخص شیطان کی بات سنکر سخت دل شکستہ ہوا ۔ اس نے سر جھکایا تو نیند آگئی ۔ دیکھتا ہے کہ حضرت خضرؑ تشریف رکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں ارے تو نے ذکر کیوں چھوڑ دیا ۔ کیا اس ذکر سے پشیمان ہو گیا ۔ اس نے جواب میں کہا ہاں ۔ مجھے جواب نہیں ملتا اس لئے فکر مند ہوں کہ کہیں بارگاہ کا دروازہ مجھ پر بند تو نہیں ہو گیا ۔ حضرت خضرؑ نے فرمایا مجھ سے خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ تجھ سے کہہ دوں کہ اے فریب خوردہ انسان ۔ تو جو اللہ کا ذکر کرتا ہے ۔ وہ ہماری صدائے لبیک ہی تو ہے ۔ اور وہ عجز و سوز جو تیرے دل میں پیدا ہوتا ہے وہ ہمارا فرستادہ ہی تو ہے ۔ کیا ہم نے تجھے اس کام پر نہیں لگایا ۔ کیا میں نے تجھے ذکر میں مشغول نہیں رکھا ۔ تیرا خوفِ خدا اور عشقِ الٰہی ہماری عنایت کی کمند ہے ۔ اور تو جو یا رب یا رب کہتا ہے ۔ تو ہر یا رب میں ان گنت لبیک کی آوازیں چھپی ہوئی ہیں ۔ غافل کی جان اس سے بے خبر ہے ۔ کیونکہ اس کے ہاں یا رب یا رب کہنے کا دستور نہیں ..... حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان اور خدا کے درمیان اس کا نفس سب سے بڑا حجاب ہے ۔ اگر نفس کا تزکیہ ہو جائے تو یہ پردہ بھی درمیان سے اٹھ جائے اور وہ اپنے محسن خدا کو دل کی آنکھ سے دیکھ لے اور راز و نیاز کی منزل میں پہنچ جائے ۔

اسمیں شک نہیں کہ جسکی محبت دل میں جاگزیں ہو ۔ اس کی یاد اور اس کے تذکرے کے سوا اور کسی بات کا مزہ ہی نہیں آتا ۔ اگر بندہ بھی اپنے رب سے ایسا تعلق پیدا کرے ۔ اسے اپنے رب کے ذکر اور اسکی مناجات کے بغیر آرام نہ آئے تو وہ اپنے مقصود کو پالے اسے دنیا میں جنت مل جائے ۔ کیونکہ جنت تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا دوسرا نام ہے ۔ ؎

اس رُخ کا دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا
جنت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا
(درثمین)

حضرت رابعہ بصری عارفہ تھیں ۔ اپنے ماں باپ کی چوتھی لڑکی تھیں ۔ والدین فوت ہو گئے اور آپ بردہ فروشوں کے ہاتھ بک گئیں ۔ مالک سخت گیر تھا ۔ ایک رات دعا کی ۔ اے پروردگار میرا دل تیری اطاعت کا خواہاں ہے ۔ میری آنکھیں تیری اطاعت اور ذکر سے ٹھنڈی ہوتی ہیں ۔ اگر معاملہ تیرے ہاتھ میں ہوتا تو میں ایک لحظہ تیری مناجات سے نہ تھکتی لیکن تو نے مجھے ایک سنگدل آدمی کے ہاتھ دیا ہے ۔ کیا کروں ۔ بے بس ہوں ۔ مالک سنتے ہی کانپ گیا ۔ آزاد کر دیا ۔ رابعہ زاہدہ بن گئیں علم حاصل کیا ۔ دنیا سے منہ موڑ کر رضائے الٰہی میں کھو گئیں ۔ دعا کرتی تھیں ۔ پروردگار ! اگر میں تیری عبادت جہنم کے خوف سے کروں تو تُو مجھے جہنم کی آگ میں جھونک دے ۔ اگر جنت کے لالچ سے کروں تو تُو مجھے اس سے محروم کر دے ۔ لیکن اگر مناجات تیری رضا کے لئے کروں تو تُو مجھے محروم نہ رکھ کسی نے صحیح کہا ہے ۔ ؎

جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے
حور و خیام سے گذر بادہ و جام سے گذر

حضرت اقدس نے ایک بار فرمایا کہ

جب بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس سے عرض معروض کرتا ہے ۔ تو اس میں ایک روح ناطق بھر دی جاتی ہے ۔ جو اس کی ہر التجا اور پکار کا جواب دیتی ہے ۔ اور یہ پردہ اسوقت اٹھتا ہے جب بندہ اپنے رب سے قریب ہو جاتا ہے ۔ پھر وہ اپنے کانوں سے الہام کے ذریعہ سے جواب سنتا ہے پس اگر الہام ہو جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ۔ اگر الہام نہ ہو تو اس وقت یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ میرے پاس ہے ۔ اور میں جو کہہ رہا ہوں ۔ حرف بحرف سن رہا ہے ۔ کیا یہ خوشی تھوڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری عرض سنتا ہے ۔ اگر بادشاہ آپ کو بلا کر یا خود آپ کے پاس آکر آپکی عرضداشت اپنے کانوں سے سُنے تو آپ کو کتنی خوشی ہوگی اور آپ کی کتنی عزت افزائی ہوگی ۔ دنیا میں دو عزتیں ہیں ۔ ایک خود بادشاہ سے کلام کرنا ۔ اور دوسرے بادشاہ کا کلام کرنا ۔ پس شکر کا مقام ہے کہ آپ کو اس شہنشاہ سے کلام کرنا حاصل ہے ۔ اگر اس عرض معروض میں آنسوؤں کا تحفہ بھی پیش ہو سکے تو بندہ کی قسمت جاگ اٹھی ۔ کیونکہ جب بندہ کے دامن میں عجز و نیاز کا سرمایہ ہو تو خدا تعالیٰ کی رحمت کو منہ موڑنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ ؎

آہ گریہ بر درش چنداں کنج
تا بجود ان غنچہ را خندان کنی

بندہ کا کام تو دعا کرنا ہے اور اس سے عرض کرنا ہے ۔ قبول کرنا اور بشارت سے تسلی دینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ۔ بندہ اپنا فرض بجا لائے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا امیدوار رہے ۔ کیونکہ جو کوئی مضطرب دل اور قلب منیب لے کر اس کی درگاہ میں حاضر ہوتا ہے وہ کبھی خالی نہیں لوٹتا ؎

چوں نشینی بر سرِ کوئے کسے
عاقبت بینی تو ہم روئے کسے
(رومی)

پس اے میرے عزیزو اور دوستو اللہ تعالیٰ کا ذکر کثیر کرو کہ وہ حمد و ستائش کا سزاوار ہے اور یاد رکھو بہترین ذکر

لا الٰہ الا اللہ

ہے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ حدیث کے سلسلہ میں

اسلام میں اطاعت کا بلند مقام

مجلس انصار اللہ کے دوسری سہ ماہی کے امتحان کے لئے چالیس جواہر پارے سے دس احادیث مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث اور اس کا ترجمہ تشریح انصار احباب کی سہولت کے لئے پیش خدمت ہے۔ امید ہے انصار اللہ اس سے استفادہ کریں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ (بخاری)

ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مسلمان پر اپنے افسر کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے۔ خواہ اسے ان کا کوئی حکم اچھا لگے یا برا لگے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں۔ جس میں خدا اور رسولؐ کے کسی حکم کی (یا کسی بالا افسر کے حکم کی) نافرمانی لازم آتی ہو۔ اگر وہ ایسی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔

تشریح:۔ یہ حدیث اسلامی معیار اطاعت کا بنیادی اصول پیش کرتی ہے اسلام ایک انتہا درجہ کا نظم وضبط والا مذہب ہے۔ وہ اپنے حلقہ میں کسی اور کو جبراً داخل کرنے کا مؤید نہیں۔ اور صاف اعلان کرتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین (یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں) لیکن جب کوئی شخص خوشی اور شرح صدر کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو پھر اسلام اس سے اس نظم وضبط کی توقع رکھتا ہے۔ جو ایک منظم قوم کے شایان شان ہے۔ وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ اور افسروں کے حکم پر حیل وحجت کی اجازت نہیں دیتا کہ جو حکم پسند ہو اسے مان لیا اور جو ناپسند ہو اس کا انکار کر دیا۔

"سنو اور مانو" مسلمانوں کے اس ضابطہ اطاعت میں صرف ایک ہی استثنا ہے اور وہ یہ کہ اسے کسی ایسی بات کا حکم دیا جائے جو صریح طور پر خدا اور اس کے رسولؐ یا کسی بالا افسر کے خلاف ہو اس کے علاوہ ہر حکم میں خواہ وہ کچھ ہی ہو اور کیسے ہی حالات میں دیا جائے۔ "سنو اور مانو" کا اٹل قانون چلتا ہے۔

اور یہ جو اس حدیث میں الطاعۃ (یعنی مانو) کے لفظ کے ساتھ السمع (یعنی سنو) کے لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں اس لطیف حکمت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ایک مسلمان کا کام صرف منفی قسم کی اطاعت نہیں ہے کہ جو حکم اسے پہنچ جائے وہ اسے مان لے اور بس۔ بلکہ اسے مثبت قسم کی شوق آمیز اطاعت کا نمونہ دکھانا چاہیئے اور گویا اپنے افسروں کی طرف کان لگائے رکھنا چاہیئے کہ کب ان کے منہ سے کوئی بات نکلے اور کب میں اسے مانوں۔ ورنہ محض اطاعت کے لئے الطاعۃ (یعنی مانو) کا لفظ بولنا کافی تھا۔ اور السمع (یعنی سنو) کا لفظ زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اس لفظ کا زیادہ کرنا یقیناً اسی غرض سے ہے کہ تا رسمی اطاعت کی بجائے شوق آمیز اطاعت کا معیار قائم کیا جائے۔ پس اسلامی ضابطہ اطاعت کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱۔ ہر امر میں اپنے افسر کے حکم کی اطاعت کرو۔ خواہ اس کا کوئی حکم تمہیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔

۲۔ اپنے افسر کی طرف شوق کے ساتھ کان لگائے رکھو تاکہ اس کا کوئی حکم تمہاری تعمیل سے باہر نہ رہ جائے۔

۳۔ لیکن اگر تمہارا افسر کسی ایسی بات کا حکم دے جو خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کے صریح خلاف ہو۔ تو جہاں تک اس حکم کا تعلق ہے اس کی اطاعت نہ کرو۔

(از چالیس جواہر پارے)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

ذہنوں کو جلا دینے والے

افکار عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

(ادارہ)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی شجاعت

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو آپ نے مکہ میں صبر کیا اور ایسا صبر کیا جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ مگر لوگ کہہ سکتے تھے کہ نعوذ باللہ بزدل ہے اس لئے لڑائی سے کنارہ کرتا ہے مگر پھر اللہ تعالیٰ آپؐ کو مدینہ لے گیا اور وہاں فوجوں کی کمان آپؐ کو کرنی پڑی۔ اور ایسے مواقع آئے جن میں آپؐ کو اپنی بہادری کے جوہر دکھانے پڑے۔ اُحد کے موقعہ پر ہی ایک شخص جو مکہ کا بہت بڑا جرنیل تھا آگے آیا اور اس نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں گا اس لئے میرے مقابلہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہی نکالا جائے۔ صحابہؓ بڑے بہادر اور تجربہ کار تھے وہ شمشیر زنی سے واقف تھے وہ نیزہ بازی کو خوب جانتے تھے وہ لڑائی کے اصول اور فن کے ماہر تھے وہ سارے اس نیت سے کھڑے ہو گئے کہ ہم مر جائیں گے مگر اس شخص کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے نہیں دیں گے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا راستہ چھوڑ دو۔ صحابہؓ نے آپؐ کے حکم کے ماتحت رستہ خالی کر دیا۔ اس پر وہ جرنیل شیر کی طرح گرجتا ہوا آپؐ کے مقابلہ میں آیا۔ آپؐ نے اپنا نیزہ بڑھا کر اس پر وار کیا اور اس کی گردن پر ایک معمولی سا زخم لگا دیا۔ وہ اسی وقت چیخ مار کر واپس لوٹ گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا تم نے یہ کیا کیا۔ یا تو اس بہادری سے حملہ کرنے کیلئے گئے تھے اور یا اس بزدلی کے ساتھ واپس بھاگ آئے۔ اور پھر تمہارا تو زخم بھی کوئی بڑا نہیں۔ اس نے کہا بے شک یہ ایک چھوٹا سا زخم ہے لیکن مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سارے جہنم کی آگ اس میں بھر دی گئی جو مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ یہ ایک نشان تھا جو خدا تعالیٰ نے دکھایا لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ میرے لئے رستہ چھوڑ دو۔ اس نے بتا دیا کہ مکہ میں کفار کے مظالم آپؐ کمزوری یا بزدلی کی وجہ سے برداشت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ بہادری اور طاقت کے ہوتے ہوئے برداشت کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپؐ کی قربانیوں کو دیکھ کر لوگ ہدایت پا جاتے تھے" (از مشعل راہ صفحہ ۲۹۰-۲۹۱)

(مرسلہ:۔ سید نعیم احمد دارالصدر شرقی ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور ایک مقابلہ مضمون نویسی منعقد کر رہی ہے جس میں تمام احمدی طلباء وطالبات شریک ہو سکتے ہیں۔ دیگر اہل علم احباب کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ مقابلہ میں اول، دوئم اور سوئم آنے والوں کے علاوہ خصوصی انعامات بھی دیئے جائیں گے انشاء اللہ مندرجہ ذیل موضوعات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھنا ہوگا۔

۱۔ سویابین کے اجزائے ترکیبی

۲۔ سویابین کے فوائد

۳۔ انسانی جسم میں LECITHIN کی اہمیت

۴۔ سویابین استعمال کرنے کے طریق

ہر مضمون بڑے سائز کے کم از کم چار صفحات پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ نیز حوالہ جات ضرور تحریر کئے جائیں۔ مضامین موصول ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء ہے۔

[محمد احمد اشرف۔ صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور
دارالحمد۔ ۱۳۴۔ اے نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور۔ ۱۶]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمسی توانائی

محترم الطاف قدیر صاحب ـــــ کراچی

قرآن کریم میں سورج کے لیے سراج کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور سراج کے معنی چراغ کے ہیں۔ اور سورج کو چراغ سے اس لئے تشبیہ دی گئی ہے کہ سورج کی روشنی ذاتی ہے جیسے چراغ کی ہوتی ہے اور باقی سیارے اس سے روشنی مستعار لیتے ہیں۔

اس ذاتی خواص رکھنے والے جرم کو خدا تعالیٰ نے بہت سی توانائیوں کا ذریعہ بنایا ہے جن سے انسان کو بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سورج سے پودوں میں ضیائی تالیف (PHOTOSYNTHESIS) کا عمل ہوتا ہے جو کہ بہت سی غذاؤں کا ذریعہ ہے اسی طرح لکڑی، کوئلہ اور تیل جیسے ایندھن بھی سورج کی مدد سے تیار ہو رہے ہیں۔ انہی کی کمی نے سائنسدانوں کی سوچ کو شمسی توانائی کے استعمال پر مجبور کیا ہے۔

سورج کے ہر مربع میٹر سے توانائی کا اخراج تقریباً ۳،۴۰۰،۰۰۰ کلو واٹ ہوتا ہے۔ شمسی توانائی الیکٹرو میگنیٹک سپیکٹرم کا ایک چھوٹا سا حصہ ۲۲ء۰ اور ۳ء۳ مائیکرونز ہوتی ہے۔ سورج کی سطح کا درجہ حرارت تقریباً ۶۰۰۰ درجے سینٹی گریڈ (یعنی ۱۰،۸۰۰°F) ہے جو شمسی شعاعیں عموداً زمین پر پڑتی ہیں وہ تقریباً ۱۴۱ کلو واٹ فی مربع میٹر شدت کی ہوتی ہیں، اسے سولر کونسٹنٹ (SOLAR CONSTANT) کہتے ہیں۔ محض شمسی توانائی کا اوسطاً ۴۶ فی صد دراصل زمین پر پہنچتا ہے۔ ۳۵ فیصد خلاء میں منتشر ہو جاتا ہے اور بقیہ ۱۹ فیصد فضا جذب کر لیتی ہے زمین کو کل شمسی توانائی تقریباً ۱۰×۷ کلو واٹ فی سال پہنچتی ہے۔ جو کہ انسان کی تیار کردہ تمام اشیاء میں حرارت سے ۳۰،۰۰۰ گنا زیادہ ہے۔ زمین پر معلوم ہونے والے ۹۸ سے ۶ عناصر کے سورج میں موجود ہونے کی شہادت مل چکی ہے۔

۱۷۵۰ء میں شمسی توانائی کو حرارت اور کیمیائی تبدیلی کے لیے استعمال کیا گیا انسان کو اس بات کا پہلے ہی علم تھا کہ کسی کالی رنگت کی سطح پر سورج کی شعاعیں زیادہ جذب ہوتی ہیں اور یہ کہ شعاعوں کے انعکاس اور انعطاف کی مدد سے ارتکاز کر کے حرارت حاصل کی جا سکتی ہے۔

چنانچہ آرشمیدس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے ۲۱۲ قبل مسیح میں سائراکیوز کے خلاف دفاع کیلئے انکی کشتیوں کو بہت سے عدسے استعمال کر کے کافی فاصلہ سے جلا دیا تھا۔ ۱۷۴۷ء میں پیرس کے باغ میں جی ایل ایل بفن نے ۱۴۰ آئینوں کی مدد سے ایک لکڑی کا بنڈل جلا دیا جو ان آئینوں سے ۲۰۰ فٹ دور تھا۔ اے۔ ایل وائیزر نے ۱۷۷۴ء میں پہلی شمسی بھٹی (SOLAR FURNACE) تیار کی۔ اس نے مختلف کیمیا کے نمونے اکٹھے کر کے انہیں ۵۲ انچ قطر کے عدسہ سے گرمی پہنچائی اسے نیم خلاء، آکسیجن اور دیگر گیسوں کے مخصوص ماحول میں رکھا۔ تجربہ کے بعد اس نے کہا

THE FIRE OF ORDINARY FUMACES SEEMS LESS PURE THAN THAT OF THE SUN.

سائنسدانوں نے مشاہدہ کیا ہے کہ (PARABOLIC REFLECTOR) شمسی توانائی کو اس شدت سے مرکوز کر سکتے ہیں کہ ۳،۵۰۰°C تک بھی حرارت حاصل ہو جاتی ہے۔ چونکہ سورج بھی مسلسل گردش میں ہے لہٰذا شمسی بھٹیوں میں سورج کی شعاعیں مطلوبہ مقام پر برقرار رکھنے کے لیے ہموار اور متحرک آئینے استعمال کئے جاتے ہیں جنہیں 'HELIOSTAT' کہا جاتا ہے۔

اس قسم کی سب سے بڑی بھٹیاں ماؤنٹ لوئس، فرانس، سنڈائی جاپان اور اناتک میں ہیں۔ اس میں منعکس کرنے والے آئینے تقریباً ۳۰ فٹ قطر کے ہیں۔

۱۹ ویں صدی میں شمسی توانائی سے بھاپ پیدا کرنے کے کامیاب تجربات ہوئے۔ اس میں متحرک آئینے حرارت مرکوز کر کے سیاہ نالیوں میں پہنچاتے جہاں پانی گردش کر رہا ہوتا جو بھاپ میں تبدیل ہو جاتا۔ بھاپ اور گرم ہوا سے چلنے والے انجن ۱۸۷۰ء میں بنائے گئے۔ ۱۸۷۸ء میں فرانس میں AMMONIA ABSORPTION REFRIGERATOR کو سولر بوائلر کی مدد سے چلایا گیا اور برف تیار ہوئی۔

شمسی توانائی کے ذریعہ آبپاشی کے لئے پانی کو پمپ کرنے کی پہلی کوشش آرسی ڈنا اور کیلیفورنیا میں کی گئی۔ اور اس نوعیت کی سب سے بڑی کوشش ۱۹۱۲ء میں قاہرہ کے نزدیک دریائے نیل میں ہوئی۔ جس میں مجموعی طور پر ۱۴،۰۰۰ مربع فٹ علاقہ کی شمسی شعاعوں کا ارتکاز کیا گیا۔ اس کے لیے ۵ء۷ نصف کرے استعمال ہوئے ہر ایک ۲۰۵ فٹ لمبائی کا تھا۔ اس سے ۱۸۰ ہارس پاور کا بھاپ انجن چلایا گیا۔ جس نے ۵۰ تا ۶۰ ہارس پاور طاقت پیدا کی۔ اور اس طرح سے پانی پمپ کیا گیا۔ تاہم ان تمام ابتدائی طریقوں میں بے قاعدگی اور اخراجات کی زیادتی محسوس ہوئی۔ سمندر کے پانی کی تبخیر کر کے نمکیات کے حصول کے لیے بھی شمسی توانائی استعمال ہوئی۔ اس کے برعکس سمندر کے پانی کو پینے کے لائق بنانے کے لئے بھی شمسی توانائی کو استعمال کیا گیا۔ چلی میں ۱۸۷۲ء میں ۵۱،۰۰۰ مربع فٹ علاقہ میں ۶،۰۰۰ گیلن پانی مسلسل ۴۰ سال تک حاصل کیا گیا۔

سمندری آبی، ہیٹر فلوریڈا اور جنوب مغربی امریکہ میں کافی عرصہ سے مقابلتہً زیادہ مستعمل ہیں۔ یہ زیادہ تر سیاہ رنگ کی دھات کی ہموار شیٹ کے بنے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ ٹیوب ہیں جن میں سے پانی گزرتا ہے۔ شمسی توانائی کے ضیاں کو کم کرنے کے لئے دھات کی اوپر کی سطح کو خاص قسم کے شیشہ یا پلاسٹک شیٹ سے ذرا فاصلے پر ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ شیٹ کی نچلی سطح پر حرارت کا کوئی غیر موصل ہوتا ہے۔ حرارت کو محفوظ کرنے کی غرض سے پانی کے بڑے ٹینک استعمال کئے جاتے ہیں جو دن میں سورج کی شعاعوں سے کافی مقدار میں پانی گرم کر کے رات یا بادلوں کے موسم کے لئے محفوظ کر دیتے ہیں حرارت کو محفوظ کرنے کے لئے یا خاص کیمیا (مثلاً (GLAUBER'S SALT) استعمال کئے جاتے ہیں جو مائع حالت میں خاص درجہ حرارت تک گرمی جذب کرتے ہیں اور جب دوبارہ ٹھوس حالت میں بدلتے ہیں تو حرارت خارج کر دیتے ہیں۔

۱۹۵۰ء کے اوائل میں روسی اور امریکی سائنسدانوں نے (THERMOCOUPLE) کی مدد سے بجلی تیار کی۔ شمسی شعاعوں کے ارتکاز سے اسے گرمی دی گئی۔ اور بجلی حاصل ہوئی لیکن اس میں زیادہ منفعت نہ ہو سکی ۱۹۵۴ء میں امریکہ کی "بیل ٹیلی فون لیبارٹریز" نے شمسی بیٹریاں تیار کیں جس سے بڑے عمدہ نتائج نکلے۔ یہ مخصوص باریک اور خاص سلیکون سے بنی ہوتی ہے اس پر کچھ مقدار میں ARSENIC اور BORON کی آمیزش ہوتی ہے۔ دن کی کھلی روشنی میں سیل کے شعاعوں کے سامنے والے ہر مربع سینٹی میٹر سے ۶ء۰ وولٹ D.C (یعنی تقریباً ۰ء۰۳ امپیئر) حاصل ہوئے۔ ان بیٹریوں کی کارگزاری (EFFICIENCY) ۱۶ فیصد ہے۔ خلا میں ایسی بیٹریاں بہت کامیاب ثابت ہوئیں اور انسان کے چاند پر پہنچنے میں اہم کردار ادا کیا۔

سب سے پہلی مرتبہ خلا میں بیٹریاں شمسی سیارہ VAW-GUARD-I میں استعمال ہوئیں۔ اسے ۱۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو خلا میں بھیجا گیا۔ اس میں ۱۰۸ سلیکون سولر بیٹریاں (۱۸-۱۸ سیل کے ۶ گروپ میں) تھیں۔ خلا میں استعمال ہونے والی گاڑیوں اور تجربہ گاہوں میں بھی اس کا استعمال کامیاب ہے۔ موسم اور مواصلات کے لیے استعمال ہونے والے سیاروں کی بیرونی سطح پر سلیکون بیٹریاں کثیر تعداد میں ہوتیں ہیں جو سورج سے حرارت حاصل کر کے اس کے ریڈیو، ٹیلی ویژن نظام کو چلاتیں ہیں۔ شمسی توانائی کے حصول کے لئے بہترین علاقہ ۳۰°N اور ۳۰°S عرض بلد کا ہے۔ جہاں شمسی شعاعیں بہت ہوتیں ہیں اور وہاں پر توانائی کے مروجہ طریق بھی مہنگے ہیں۔ یہاں پر شمسی توانائی کے استعمال میں ترقی خاص افادیت دے گی۔ جرمنی میں شمسی توانائی سے چلنے والا اسکوٹر تیار کیا گیا ہے۔ امریکی فضائیہ نے ہیولومان ایئر ڈیولپمنٹ سنٹر، میں ایک بڑی شمسی بھٹی بنائی۔ جسے تحقیق اور اسلحہ سازی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

شمسی توانائی کے بڑھتے ہوئے استعمال اور کامیاب تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے والے وقت میں انسان اسے بہت بڑے پیمانے پر کئی شعبہ ہائے زندگی میں استعمال کر رہا ہوگا۔

ضرورت ہے

فضل عمر فاؤنڈیشن میں ایک مددگار کارکن کی آسامی کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار دیانتدار۔ محنتی۔ معمولی پڑھا لکھا۔ جو سائیکل چلانا جانتا ہو اور صحتمند ہونا چاہیئے۔

خواہشمند احباب صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں جلد از جلد پیش کریں مراعات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائیں گی۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایات

سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء

(۱)۔ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انہیں تاریخوں میں ہوگا جن میں لجنہ کا اجتماع ہوگا۔ اور جہاں ناصرات کی تعداد ۱۰۰ ہوگی وہاں ہر مقابلہ میں صرف ایک بچی حصہ لے سکے گی۔ تین سو تک تعداد پر ہر مقابلہ میں دو بچیاں اور پانچ سو سے چھ سو تک تین بچیاں اور چھ سو سے اوپر تعداد ہو تو ہر مقابلہ میں تعداد کے لحاظ سے چار یا پانچ بچیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ اجتماع ناصرات سال گذشتہ کی طرح جمعہ کی سہ پہر ۳ بجے لجنہ کے ہال میں تینوں دن منعقد ہوگا۔

(۲)۔ امسال بھی تقریری مقابلوں کے لئے گذشتہ سال کی طرح دو معیار مقرر کئے گئے ہیں جو صرف اجتماع کے ہیں باقی سال کا کام تین معیاروں پر ہوگا۔ اجتماع کے لئے معیار اوّل کی عمر ۱۵-۱۴-۱۳-۱۲ سال ہے اور معیارِ دوم کی عمر ۱۱-۱۰-۹-۸ سال ہے۔

(۳)۔ مقامی اجتماع میں آٹھ سال سے کم عمر بچیاں نہ آئیں۔ جب تک اجتماع کی کارروائی جاری رہے ناصرات لجنہ ہال سے باہر نہ جا سکیں گی۔

(۴)۔ ناصرات کو اپنی سیکرٹریوں کے ساتھ وقت مقررہ پر اجتماع کے مقام پر خاموشی سے پہنچ جانا چاہیئے۔ ہر جگہ کی نگران ناصرات اپنے یہاں کی بچیوں کی نظم و ضبط کی ذمہ دار ہوگی۔ جس جگہ کی بچیاں وقت مقررہ پر نہ پہنچیں گی ان کے عام تاثرات کے نمبر کاٹے جا سکتے ہیں۔ ناصرات کے لئے وقت کی پابندی ضروری ہے۔

(۵)۔ اجتماع سے پہلے ناصرات کے مقابلوں میں حصہ لینے والی بچیوں کے نام، تعداد، معیار اور مقابلہ جس میں وہ حصہ لینا چاہتی ہوں صدر لجنہ مقامی یا سیکرٹری ناصرات کے دستخط سے دفتر لجنہ مرکزیہ میں اجتماع کے دن سے ایک دن پہلے تک پہنچ جانے چاہئیں۔ متبادل نام بھی ساتھ ہی لکھ دیں تاکہ غیر حاضری کی صورت میں دوسری بچی حصہ لے سکے۔ وقت پر نام تبدیل نہ ہوں گے اور نہ نئے لکھے جائیں گے۔

(۶)۔ جس لجنہ سے ناصرات کی ایک سے زیادہ بچیاں تقریری مقابلہ میں حصہ لینے کی حقدار ہوں اپنی تعداد کی وجہ سے۔ تو وہ ایک عنوان کی بجائے تینوں عناوین پر الگ الگ تقاریر کریں۔

(۷) ہر جگہ سے مقابلہ حفظِ قرآن میں بھی ناصرات کی اتنی ہی بچیاں حصہ لے سکیں گی جتنی تقریری مقابلہ میں خواہ انہوں نے سو فیصد ناصرات کو سورتیں حفظ کروائی ہوں۔ وہ اپنے مقامی اجتماع میں جو مرکزی اجتماع سے پہلے ہوتا ہے۔ جتنی تعداد میں چاہیں بچیوں کو حصہ دیں اور یہاں مرکز میں صرف اوّل دوم سوم کو تعداد کے لحاظ سے لائیں۔

(۸)۔ مشاہدہ معلومات دینیہ اور ذہانت کے تحریری مقابلوں میں حصہ لینے والی بچیاں کاغذ قلم یا پنسل ساتھ لائیں۔

(۹)۔ چندہ ممبری ناصرات کی شرح پچیس ۲۵ پیسے فی ممبر ہے۔ براہ مہربانی اپنے چندہ ممبری کا جائزہ لے کر مستعدی سے وصول کریں۔ اور آخر اگست تک اپنا بجٹ پورا کر دیں اسی طرح چندہ وقف جدید ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے زیادہ سے زیادہ ناصرات سے لے کر مرکز میں دفتر وقف جدید کے شعبہ ناصرات میں ارسال کریں۔ مگر اس رقم کی اطلاع دفتر لجنہ مرکزیہ کو ضرور بھجوائیں کیونکہ سالانہ نمبر تنظیم ناصرات میں دیئے جائیں گے چندہ ارسال کرتے وقت رقم کے ساتھ شعبہ ناصرات لکھنا نہ بھولیں۔

(۱۰)۔ ہر مقابلہ ختم ہونے کے بعد انعامات اسی وقت دیئے جائیں گے۔

(۱۱)۔ ناصرات صاف ستھرے لباس پہن کر آئیں فارغ وقت میں لجنہ کے اسٹیج پر تقاریر سنیں۔

(۱۲)۔ ناصرات کی سالانہ کارگزاری کی دو نقلیں مقررہ تاریخ تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں پہنچا دیں۔

(۱۳)۔ ہر شہر اور دیہات کی سیکرٹری ناصرات کی اجتماع سالانہ میں نمائندگی ضروری ہوگی خواہ وہاں سے کوئی بھی بچی مجبوری کی وجہ سے اجتماع میں حصہ نہ لے رہی ہو بصورت دیگر صدر لجنہ مقامی سے وضاحت طلب کی جائے گی۔

(۱۴) ناصرات کی ہر بچی بیج لگا کر آئے جس پر بچی کا نام شہر کا نام اور سیکرٹری ناصرات کے دستخط ہوں۔

مقابلہ معیار دوم

تقریری مقابلہ معیار دوم :۔ (۸، ۹، ۱۰، ۱۱ سال) وقت فی تقریر ۲ منٹ

عناوین :۔ (۱)۔ ایفائے عہد۔ (۲)۔ اتحاد کی برکت۔

(۳)۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت مولوی نورالدین کی سیرت مبارکہ

(۴)۔ والدین کی خدمت۔

۲۔ حفظِ قرآن :۔ سورۃ الانشراح۔ سورۃ التین

۳۔ مقابلہ تلاوتِ قرآن :۔ (دیکھکر) دوسرے پارہ کے نصف سے آخر تک۔

۴۔ مقابلہ پرچی کھیل :۔

۵۔ مقابلہ دینی معلومات :۔ (تحریری) پورا کتابچہ "پیارے اسلام کی پیاری باتیں"

بڑا گروپ (۹، ۱۰، ۱۱ سال) آسان سوالات دیئے جائیں گے۔

چھوٹا گروپ (۷، ۸ سال) :۔ زبانی۔ کھانا شروع کرنے اور کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں معہ ترجمہ۔ فرض نمازوں کے نام۔ رکعات اور اوقات۔ وضو کا طریق۔

دعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا ..... بغیر ترجمہ

کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت بغیر ترجمہ۔

مقابلہ معیارِ اوّل

۱۔ تقریری مقابلہ معیار اوّل :۔ (۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ سال) وقت فی تقریر ۳ منٹ۔

عناوین :۔ (۱)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے حسن سلوک

(۲)۔ غیبت (۳) درود شریف کے فضائل

(۴) سیرت حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

۲۔ مقابلہ حفظِ قرآن :۔ سورۃ التکویر۔

۳۔ مقابلہ تلاوت قرآن :۔ (دیکھکر) پندرھویں پارہ میں سے کسی بھی جگہ سے۔

۴۔ مقابلہ پرچی کھیل :۔

۵۔ مقابلہ دینی معلومات :۔ (تحریری) کتابچہ (دینی معلومات) شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دوسرے اور تیسرے عنوان میں سے آسان سوالات دیئے جائیں گے۔

اجتماع کے پروگراموں میں مقابلوں کے علاوہ درس قرآن مجید، درس حدیث اور تربیتی تقریر بھی ہوگی۔

نوٹ :۔ سالانہ امتحان ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء میں پوزیشن لینے والی بچیوں کو جمعہ کی سہ پہر پہلے اجلاس میں افتتاحی خطاب کے بعد انعامات دیئے جائیں گے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کا دورہ گوٹھ حاجی علی شاہ

مورخہ ۲۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک سہ پہر ۵ بجے کراچی کے مضافاتی علاقہ گوٹھ حاجی علی شاہ میں مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ نے جماعت احمدیہ کراچی کی زیر ہدایت مذکورہ گوٹھ کے معززین سے ملاقات کی اور گوٹھ میں قائم بلوچ سٹار کلب کے فٹ بال کے نوجوان کھلاڑیوں کے ساتھ ایک دوستانہ میچ کھیلا۔

جماعت احمدیہ کا یہ وفد جو عہدیداران اور مربیان کے علاوہ مجلس ڈرگ روڈ کی فٹ بال ٹیم پر مشتمل تھا۔ جب گوٹھ علی شاہ پہنچا تو علاقہ کے معززین نے انتہائی انکساری پیار اور محبت سے جماعت کے اراکین کا استقبال کیا۔

استقبالیہ تقریب کے بعد فٹ بال کا میچ کھیلا گیا جو انتہائی دوستانہ ماحول میں ہوا۔ وقفہ کے دوران تمام حاضرین کی پھل اور ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ دونوں ٹیموں کے مابین کھیلا جانے والا یہ میچ بلوچ سٹار کلب نے صفر کے مقابلہ میں ۳ گول سے جیت لیا۔ میچ کے اختتام پر جیتنے والی ٹیم میں قائد صاحب ضلع کراچی نے انعامات تقسیم فرمائے اور مربی سلسلہ عثمان چینی صاحب نے دعا فرمائی۔ مذکورہ دورہ کے دوران اراکین جماعت نے حسب موقع احمدیت کا پیغام بھی پہنچایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کراچی کی مساعی میں برکت دے آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی)

زمیندار اصحاب سے گذارش

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہو رہا ہے جس کی آخری تاریخ ۳۰ جون ہے۔

دیہاتی جماعتیں ازراہ کرم اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ فصل ربیع کے اراضی کے چندہ جات وصول ہو کر ۳۰ جون سے پہلے پہلے مرکز سلسلہ میں پہنچ جائیں۔

جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۰ جون سے قبل لازمی چندہ جات کا بجٹ سو فیصد پورا ہو جانا چاہیئے ۔ (ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

مجالس انصار اللہ متوجہ ہوں

قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ کے تحت مختلف مجالس اپنے ہاں مجالس مذاکرہ منعقد کرتی ہیں جس کے بہت بابرکت نتائج ظاہر ہوتے ہیں ۔ لہٰذا تمام مجالس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ بابرکت پھل حاصل کرنے کے لیے اپنے ہاں مجالس مذاکرہ منعقد کریں ۔ اپنے علاقہ کے مربی صاحب کو بھی مدعو کر کے دوستوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے مواقع مہیا کریں اور سوال و جواب کے ذریعہ غلط فہمیوں کا ازالہ کریں ۔

جملہ ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے مربیان کرام سے استفادہ کریں اور اپنے ضلع میں اپنی مقامی مجالس کی حوصلہ افزائی فرمائیں ۔ مناسب جگہوں کا انتخاب کر کے پروگرام بنائیں اور مرکز کو اپنی مساعی سے آگاہ کرتے رہیں ۔ جزاکم اللہ

(قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

عطایا برائے گندم

"گذشتہ کئی سالوں سے مستحقین محرومین میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ہر سال گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے ۔ ان مستحقین محرومین کی تعداد کافی ہے ۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے رہے ہیں ۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں ۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۴۵۵۰/۱۰۶-۲۸۸ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں ۔"

(صدر کمیٹی امداد مستحقین محرومین (نظارت ضیافت ربوہ)

ضروری گذارش

- قائدین مجالس و ناظمین مال خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ خدام بھائیوں سے شرح کے مطابق وصول کریں ۔
- چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں کیونکہ کئی ماہ گذرنے کے بعد یکدم چندوں کی وصولی مشکل ہو جاتی ہے ۔
- جو رقم وصول ہو اسے ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز بھجوایا کریں ۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے خالہ زاد بھائی کی مشین سے گر کر ٹانگ ٹوٹ گئی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ نیز اس کی گھریلو پریشانیاں دور فرمائے ۔ آمین ۔

- میرے چھوٹے بھائی کا انٹرمیڈیٹ کا امتحان ہو رہا ہے ۔ تمام احباب جماعت سے امتحان میں نمایاں اور اعلیٰ کامیابی کے لیے دردِ دل سے درخواستِ دعا ہے

(ہدایت اللہ ناصر جھٹہ ۔ کراچی)

- خاکسار کی والدہ اور بیوی بہت بیمار ہیں نیز خاکسار جی بیمار رہے [illegible] پانی ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت عطا فرمائے آمین ۔

خان محمد بھٹی چیپ بورڈ جہلم)

خاکسار عرصہ دس سال سے شوگر کا مریض ہے ۔ دن بدن کمزوری بڑھ رہی ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین ۔

(ڈاکٹر غلام محمد حق چک نمبر ۱۶۶/مراد ، محمود آباد ضلع بہاولنگر)

محفل سوال و جواب بر موقع سالانہ اجتماع

امسال لجنہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر پروگرام میں علمی اور مذہبی سوالات کے جوابات کے عنوان سے آدھ گھنٹہ کا نیا پروگرام رکھا گیا ہے جس میں ممبرات لجنہ کی طرف سے آمدہ سوالات کے جوابات دیئے جائینگے ۔ آپ جس سوال کا جواب چاہیں ۱۵ ستمبر ۱۹۸۲ء تک لکھ کر دفتر لجنہ بھجوا دیں ۔ سوالات بھجواتے وقت خیال رکھا جائے کہ وہ سیاسی نوعیت کے نہ ہوں اور نہ ہی فقہ سے تعلق رکھتے ہوں ۔ فقہ سے متعلق سوال مفتی سلسلہ سے دریافت کئے جائیں ۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں تو

- حضرت امام جماعت ایدہ اللہ کی تمام نصیحتوں پر عمل کریں ۔
- حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کیلئے لکھتے رہا کریں ۔
- باجماعت نماز پڑھیئے ۔
- باقاعدگی سے قرآن مجید کی تلاوت کریں ۔
- ہمیشہ سچ بولیئے ۔
- کسی کو گالی مت دیں بلکہ گالی سن کر دعا دیں ۔
- بڑوں کا کہنا مانیں ۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال احمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرا نواسہ مسرت نواز طاہر جو سکوٹر کے ایک حادثے میں زخمی ہو گیا تھا میو ہسپتال میں داخل ہے ۔ زخم تو ٹھیک ہو گئے ہیں ۔ مگر بعض پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں ۔ تمام بزرگوں سے التماس ہے کہ وہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

محمد سعید کلیم بیت القمر دارالعلوم غربی ربوہ

گمشدہ شناختی کارڈ

ایک عدد شناختی کارڈ ملا ہے جس پر رشید احمد ولد سعید احمد ربوہ ضلع جھنگ لکھا ہوا ہے اس کا نمبر ۰۲۹۸۵۰ - ۲۶ - ۲۸۶ ہے متعلقہ دوست میرے دفتر سے حاصل کر لیں ۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

ہماری پیاری ہمشیرہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ بیگم آغا محمود الٰہی خانصاحب مرحوم بقضائے الٰہی ۱۸ مئی ۱۹۸۲ء کو مختصر علالت کے بعد یو ۔ سی ۔ ایچ ہسپتال لاہور میں بعمر ۷۱ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ کی اولاد میں سے دو لڑکیوں کے علاوہ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں ۔ مرحومہ بہت نیک ۔ نماز روزہ کی سختی سے پابند مخلص احمدی ۔ خوش اطوار ۔ خوش اخلاق اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں ۔ درثمین قریباً قریباً ساری حفظ تھی خوش الحان ہونے کی وجہ سے اکثر درثمین کے شعر پڑھتی رہتیں ۔

ہمشیرہ ہم تینوں بہنوں میں سے چھوٹی تھیں اور عاجزہ کی ہر کام میں مشیر اور مددگار و غمگسار تھیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین ۔

(بیگم ڈاکٹر عبدالغفور خانصاحب کرک صدر حلقہ چھاؤنی لاہور)

قائدینِ مجالس! ۱۸ جون کو "مثالی وقارِ عمل" منا کر رپورٹ بھجوانا نہ بھولیں! (مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اس وجود کیلئے دعائیں کریں جس نے ہماری وجہ سے دکھ اٹھایا ہے

انسانی تدبیر اور کوشش میں جو ممکن علاج ہے وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فراہم کیا جا رہا ہے

دنیا بھر کے احمدیوں کو حضور کی صحت کی بروقت اطلاع پہنچائی جا رہی ہے:

مسجد اقصیٰ ربوہ میں ناظر اصلاح وارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کا خطبہ جمعہ:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ :- ۴ راحسان/جون۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ امیر صاحب مقامی محترم صوفی غلام محمد صاحب کی ہدایت پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔

محترم مولانا صاحب نے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعائیں کرنے کی بھرپور تلقین فرمائی اور صدقات، نوافل اور نماز تہجد کا التزام کرنے پر زور دیا۔

مولانا عبدالمالک خان صاحب نے خطبہ کے آغاز میں دعا کے فلسفہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیار کا احساس دلانے کے لئے مختلف طریقے اختیار فرماتا ہے۔ ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم بے قراری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکاریں۔ مولانا صاحب نے آیت قرآنی

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (الشعراء: ۷۸)

کے حوالے سے بتایا کہ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے پیار کا قدردان نہ بنے اور اللہ تعالیٰ کو نہ پکارے تو اس سے خدا تعالیٰ کی خدائی میں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایسا کرنیوالا شخص خود ہی بدنصیب ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ دعا بندے کا خدا سے رابطہ ہے جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے۔ اسی طرح سے دعا بھی اللہ کے فضل اور رحمت کے نزول کا سبب بنتی ہے۔ دعا سے انہونی بات ہو جاتی ہے۔ اور ناممکن ممکن میں بدل جاتی ہے۔

محترم مولانا صاحب نے اس تمہید کے بعد بتایا کہ آپ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ ایک ہفتہ سے علیل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ گذشتہ چند روز اسلام آباد رہ کر آئے ہیں۔ وہاں جو کچھ دیکھا وہ یہ تھا کہ جہاں تک انسانی تدبیر اور کوششوں کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جو بھی ممکن علاج ہے اس کے سامان فراہم کئے گئے ہیں اور اس ضمن میں بروقت طبی امداد پہنچانے میں کسی تساہل سے کام نہیں لیا گیا۔ پوری جماعت اور صدر انجمن احمدیہ نے باہمی اور ڈاکٹروں کے مشورے سے جو ممکن علاج ہو سکتا تھا وہ فراہم کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ ان سب کے باوجود دواؤں کا اثر تو خدا تعالیٰ فضل پر موقوف ہے۔ اور خدا کے فضل کو دعا کے ذریعے سے ہی جذب کیا جا سکتا ہے۔

مولانا عبدالمالک خان صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بلند مقام روحانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور ہمارے امام اور روحانی باپ ہیں۔ حضور کی علالت کی خبر سن کر کون دل ہے جو بے قرار نہ ہو گیا ہو۔

مولانا صاحب نے دنیا بھر میں حضور کی صحت کی اطلاعات کی فراہمی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام آباد سے حضور کی علالت کی خبر ایک دن میں ساری دنیا میں پہنچا دی گئی۔ دنیا میں جہاں جہاں احمدی آباد ہیں ان کو باقاعدہ طور پر حضور کی صحت کی اطلاع پہنچائی جا رہی ہے دنیا بھر سے حضور کی صحت کے بارے میں آمدہ استفسارات کا جواب دیا جا رہا ہے اور جہاں بھی احمدی آباد ہیں وہ دعاؤں اور صدقات میں مشغول ہیں۔ مولانا صاحب نے بتایا کہ اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے امام کے بابرکت وجود کی طنابیں ساری کائنات میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر احمدی کے دل کی دھڑکن سے اس کا تعلق ہے اور خدا کے فضل سے ساری جماعت اپنے پیارے امام کے لئے دعاؤں میں مصروف ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا ہر ذریعہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ جاری ہے۔ مولانا صاحب نے احباب کو تلقین کی کہ کوئی بچہ بوڑھا جوان ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو صدقے کی اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ بلاؤں اور دکھوں کو ٹالنے میں صدقات کا بڑا دخل ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم بچوں کو بھی کہیں کہ وہ حضور کی صحتیابی کے لئے دعا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ معصوم بچوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ غرضیکہ جو بھی تدبیر ہو سکے اختیار کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو عشق و محبت کی داستان ہے۔ میں محبوب کے بارے میں کیا بتاؤں کہ یوں کرو یا!

مولانا صاحب نے کہا کہ اس وجود باوجود پر ساری دنیا کی ہدایت کا بوجھ ہے۔ ہم سب بیشمار معاملات میں حضور سے وابستہ ہیں۔ اکیلی حضور ایدہ اللہ کی ذات بابرکات اتنی ہمہ گیر اور فعال ہے کہ ساری انجمنیں مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتیں جو اکیلے حضور کر لیتے ہیں۔ اور حضور کے قویٰ پر کام کا اتنا زبردست بوجھ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تو یہ بوجھ اٹھانا انسانی طاقت کے بس کی بات نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وجود کے لئے دعائیں کریں جس کو اس شدید محنت سے دکھ پہنچا ہے جو اس مقدس وجود نے ہمارے لئے کی ہے۔ ہمارے لئے بے قرار رہ کر ہمارے دکھ اپنی جان پر لے کر یہ عظیم ذمہ داری نبھائی ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم سب کو چاہیئے کہ مولیٰ کے حضور جھکیں، استغفار کریں کہ مولیٰ کریم ہم سے کوئی کوتاہی ہو گئی ہو تو بخش دے۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارا خدا، ہماری خوشیاں لوٹا لائے گا اور حضور کو صحت کامل عطا کرے گا۔ اس کے بعد مولانا صاحب نے حضور کی صحت کے بارے میں اسلام آباد سے آمدہ تازہ ترین اطلاع پڑھ کر سنائی۔

مولانا نے آخر میں حضرت اقدس کی ایک الہامی دعا پڑھنے کی بھی تاکید فرمائی اور سب مردوں، عورتوں، بچوں بڑوں کو یہ دعا کرنے کی تلقین کی۔ حضرت اقدس کی یہ الہامی دعا یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِيْمِ۔ يَا حَفِيْظُ۔ يَا عَزِيْزُ۔ يَا رَفِيْقُ يَا وَلِيُّ اشْفِنِيْ۔

(تذکرہ طبع ثانی صفحہ ۵۲۴)

آخر میں مولانا صاحب موصوف نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کرنے کی توفیق عطا کرے، مقبول دعا کی توفیق دے اور ہماری عاجزانہ دعائیں قبول کرے، ہم پر رحم فرمائے۔ ہمارے امام کو صحت عطا کرے کہ ہم حضور کے بابرکت کلمات حضور کے ہی منہ سے سن سکیں

— (آمین) —

سپیشل رعایت

ایک سنہری موقعہ

ہم اپنا کاروبار تبدیل کر رہے ہیں۔ اس وجہ سے دکان میں ہر قسم کا سوتی و ریشمی کپڑا جلد ختم کرنے کے لئے بہت سستے داموں پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اہالیان ربوہ اس سنہری موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ کپڑے کے تاجر بھی تھوک نرخ پر کپڑا خرید سکتے ہیں۔ یہ سیل ۵ جون سے شروع کی جا رہی ہے۔

خواجہ عبدالمومن پروپرائیٹر

مومن کلاتھ ہاؤس

گول بازار ربوہ۔ فون: دکان ۵۱۷ رہائش ۵۷۱

درخواست دعا

میری بچی عزیزی نسیم اختر زوجہ محمد اقبال جان دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ علاج جاری ہے۔ تکلیف بدستور ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (شیخ نذیر احمد فیض۔ بلال اسٹیٹس۔ ربوہ)

worldwide flights
British airways
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
AIR RESERVATION & OTHER TRAVELING DOCUMENTS
CONTACT:-
AL-MEHMOOD AQSA ROAD, RABWAH. PH. 493
travel to destinations.